ٹورانٹو (کینیڈا) میں ایک مجلس

ابوالاعلیٰ مودودی

(۲)

سوال نمبر ۱۰- ترقی کا صحیح مفہوم

"اگر ہم زمانے کا ساتھ نہ دیں تو ترقی کیسے کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں تو ہم دنیا سے پیچھے رہ جائیں گے۔"

جواب: اس سے پہلے ایک حدیث کی تشریح میں جو کچھ میں نے کہا ہے اس میں اس سوال کا جواب پوری طرح آگیا ہے۔ ایک بگڑی ہوئی سوسائٹی کے اندر شراب اور زنا اور جوا تو ایسے حلال و طیب ہو جاتے ہیں کہ علی الاعلان ان کے ارتکاب میں بھی کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی بلکہ ان پر اعتراض کرنے والا اُلٹا نکّو بن جاتا ہے۔ ان سے بھی آگے بڑھ کر ایسے گھناؤنے افعال بھی جن کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے، کھلے بندوں کیے جانے لگتے ہیں، یہاں تک کہ پوری بے باکی کے ساتھ ان کو جائز کر دینے کا مطالبہ صرف کیا ہی نہیں جاتا بلکہ مان بھی لیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک مسلمان کا یہ کام نہیں ہے کہ غلط قسم کی ترقی (PROGRESS) میں اپنے آپ کو بھی شامل کرلے۔ ترقی یافتہ قوموں کا ہر فعل ترقی نہیں ہے۔ ترقی دراصل ایک اضافی اصطلاح (RELATIVE TERM) ہے۔ ہر شخص یا گروہ اپنے سامنے جو ہدف (GOAL) رکھتا ہے اس کی طرف پیش قدمی کو وہ ترقی سمجھتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہی ہدف ہمارا بھی ہو جو اُس کا ہے۔ ہم اگر اس ہدف کو غلط سمجھتے ہیں تو اس کی طرف جتنی پیش قدمی بھی ہم کریں گے وہ ہمارے لیے ترقی نہیں ہوگی بلکہ الٹی رجعت ہوگی اور ہم اپنے ہدف سے دُور تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ کیا مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا بھی وہی ہدف ہے جس کی طرف دنیا کی یہ بگڑی ہوئی قومیں چلی جا رہی ہیں؟ اگر ہمارا یہ ہدف نہیں ہے تو اس کی طرف پیش قدمی ہمارے لیے ترقی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم ایک خدا اور ایک رسول اور ایک کتاب کے ماننے والے ہیں اور